خواتین کے لئے درس قرآن ڈاٹ کام کا آن لائن میگزین

PAYAM-E-HAYA

ای میگزین

پیامِ حیاء

شمارہ نمبر
57

جمادی الثانی 1447ھ DECEMBER 2025

مددگارِ رسول، یارِ غار و مزار، امام الصحابہ
فخرِ رفاقت ابوبکر، فخرِ صداقت ابوبکر

رفیقِ دو جہاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یومِ وصال: ۲۲ جمادی الثانی

دسمبر
الوداعی لمحوں کا پیام

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
قرآن وحدیث	3	دو بزرگوں کا سانحہ ارتحال (مولانا عزیزالرحمانی صاحب)	17
نعت (ساجدہ بتول)	4	دسمبر الوداع لمحوں کا پیام (سیدہ ناجیہ شعیب)	19
اداریہ: سال کے اختتام پر خواتین کا کردار	5	خواتین کے مسائل (دارالافتاء الاخلاص)	21
حضرت ابو بکرؓ کے کچھ مناقب (حضرت مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب)	6	جہاں نہر بہتی ہے۔۔۔ وہاں دل ٹھہر جاتا ہے (بشریٰ حفیظ الدین)	23
خلیفہ اولؓ۔۔۔ نظم (فائق ترابی)	7	ماں بننے کی خواہش (نیر تاباں)	24
سیدنا ابو بکر رفیق دوجہاںؓ (فاطمہ سعید الرحمن)	9	نیت اور حکمت (عاصمہ شریف)	26
حضرت ابو بکرؓ کے دور خلافت کے اہم واقعات (ابو محمد)	11	ماہ دسمبر۔۔ شادی کا موسم (رقیہ عطاء اللہ)	27
اللہ کی محبت ذکر اللہ ہی سے حاصل ہوتی ہے (عذرا خالد)	12	چھ مختلف سلاد کی ترکیب (عائشہ صدیقہ)	29
سیرت النبی ﷺ قسط: ۱۰ (زوجہ محمد اقبال)	14		
دو سال بعد مشک کی خوشبو (ضیاء چترالی)	15		

Published at
www.Darsequran.com

پیام حیاء ٹیم

مدیر اعلیٰ: مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب
نائب مدیر: مفتی عبدالرحمن سعید
ایڈمن وایڈیٹر: فاطمہ سعید الرحمن
معاونات: سیمار ضوان۔ ناجیہ شعیب احمد۔ عذرا خالد

کلامِ الٰہی

اے نبیؐ "کہہ دیجیے کیا علم رکھنے والے اور علم نہ رکھنے والے برابر ہو سکتے ہیں۔ نصیحت تو وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل والے ہیں۔"

(سورۃ آل عمران-آیت 112)

کلامِ نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے حجرے سے باہر تشریف لائے اور مسجد (نبوی) میں داخل ہوئے، وہاں دو حلقے بیٹھے ہوئے تھے، ایک حلقہ قرآن کی تلاوت کر رہا تھا اور اللہ سے دعا کر رہا تھا، دوسرا تعلیم و تعلم کا کام سرانجام دے رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "دونوں بھلائی پر ہیں۔ یہ حلقہ قرآن پڑھ رہا ہے اور اللہ سے دعا کر رہا ہے۔ اللہ چاہے تو اس کی دعا قبول فرمائے یا نہ فرمائے۔ دوسرا حلقہ تعلیم و تعلّم میں مشغول ہے (یہ زیادہ بہتر ہے) اور میں تو معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ پھر یہیں بیٹھ گئے۔" (مشکوۃ)

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سبھی زائرین جو حرم جا رہے ہو
نبی سے مرا بھی سلام عرض کرنا
مرے آنسوؤں کی کہانی بھی کہنا
مرا غم تو ہے بس دوام عرض کرنا

ملے اذن مجھ کو بھی اب حاضری کا
کہ ہو کچھ مداوا مری تشنگی کا
قریب آ لگیں قرب کے کاش لمحے
ہو وقتِ جدائی تمام عرض کرنا

بتول اب تو کوئی اُڑا لے ہی جائے
پکڑ ہاتھ نزدِ قُبا لے ہی جائے
یہی اب ہے خواہش، یہی بس جنوں ہے
ملے وصل کا مجھ کو جام عرض کرنا

کبھی لڑکھڑاؤں، کبھی ڈگمگاؤں
کبھی تھک کے بیٹھوں، کبھی چل نہ پاؤں
تھکن دوریوں کی مجھے کھا گئی ہے
تو نیندیں ہوئی ہیں حرام عرض کرنا

ساجدہ بتول

میں جاں توڑ کر یہ جنوں بھیجتی ہوں
میں لفظوں کی صُورت یہ خُوں بھیجتی ہوں
مجھے بھی شہادت سا صدقہ عطا ہو
قبول ایسا ہو یہ کلام عرض کرنا

یہ بے تابیاں ایک مَجبُور کی ہیں
قلم کی جو ادنٰی سی مزدور کی ہیں
قلم بھیجتا ہے یہ لفظوں کے آنسو
درودوں پہ جو ہیں مدام عرض کرنا

کروڑوں میں ہیں اُن پہ جاں دینے والے
زمیں گھر شہر باپ ماں دینے والے
مجھے بھی تو کچھ وارنے کا ہو موقع
ہو عُشّاق میں میرا نام عرض کرنا

ہیں ناموس پہ دشمنوں کی جو آنکھیں
جو مجروح کرنے کو اُٹھی ہیں باہیں
میں جاں دے کے یہ طاقتیں توڑ دوں گی
مرا صرف اک یہ ہے کام عرض کرنا

مرے دور ہونے پہ کیسے ہو کچھ غم
مری روح ہے آپ کے ساتھ ہر دم
میں ہوں ناں مری جاں، مرے دم سے کیسے
صبح جیسی آنکھوں میں شام عرض کرنا

اداریہ سال کے اختتام پر خواتین کا مثبت کردار

دسمبر کا مہینہ نہ صرف سال کا آخری باب ہے، ہم اپنے اعمال کا محاسبہ کریں، اور نئے سال کے لیے بہتر منصوبہ بندی کریں۔ ہر خاتون کے لیے یہ وقت خود احتسابی اور تجدیدِ عہد کا پیغام لے کر آتا ہے۔

سال کا احتساب:

گذشتہ سال میں ہم نے کتنی عبادتیں کی؟ قرآن پاک کی تلاوت کا معمول کیسا رہا؟ کیا ہم اپنے گھر والوں کے حقوق ادا کر سکیں؟ کہیں کوئی تلخی یا دوریاں تو نہیں رہ گئیں؟ ہم نے اپنے ارد گرد ضرورت مندوں کے لیے کیا کچھ کیا؟ کون سا نیا ہنر سیکھا؟ علم میں کتنا اضافہ کیا؟

سال کو احسن طریقے سے سمیٹنے کے عملی اقدامات:

۱۔ معافی اور صلح: رشتوں میں دراڑیں ہوں تو انہیں دور کریں۔ جو ہم سے ناراض ہیں، ان سے معافی مانگیں۔

۲۔ مالی احتساب: سال بھر کے اخراجات کا جائزہ لیں۔ زکوٰۃ اور صدقات کا حساب لگائیں۔ نئے سال کے لیے بجٹ بنائیں

۳۔ گھریلو ترتیب: گھر کی صفائی اور سجاوٹ کا خیال رکھیں۔ بے کار سامان کو ضرورت مندوں میں تقسیم کریں۔ خاندان کے ساتھ سال کی کامیابیوں پر شکرانے کا اہتمام کریں۔

نئے سال کے لیے منصوبہ بندی:

نئے اہداف مقرر کریں۔ تعلیمی و پیشہ ورانہ ترقی کے مقاصد طے کریں۔ خاندانی تعلقات کو بہتر بنانے کا عہد کریں۔

خواتین کا مرکزی کردار:

ہم خواتین گھر کی روح ہیں۔ ہمارے ہاتھوں میں نہ صرف گھر بلکہ پوری نسل کی تربیت کا دارومدار ہے۔ اپنے بچوں کو سال کی اہم سبق سکھائیں۔ گھر میں شکرانے کی محفل سجائیں۔ نئے سال کے لیے اجتماعی دعا کا اہتمام کریں۔

والسلام

فاطمہ سعید الرحمن (ایڈیٹر: پیامِ حیاء ای میگزین)

پیام حیاء ای میگزین کے لیے آپ بھی کہانی، مضامین لکھیں۔ مستقل سلسلے جیسے حمد، نعت، نظمیں، اقوال زرین، معلومات، صحت اور بیوٹی ٹپس، پکوان، آپ بیتی اور تبصرہ اپنے نام اور شہر لکھ کر وٹس ایپ کر سکتے ہیں۔

+92 313 2127970

حضرت ابو بکرؓ کے مقام کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: (ہم نے ہر شخص کی بھلائیوں کا بدلہ ادا کر دیا ہے، سوائے ابو بکر کے ان کے ہم پر اا تنے احسانات ہیں کہ جن کا بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہی عطا کرے گا۔)

نبی کریم ﷺ سے ایک بار پوچھا گیا "آپ کو سب سے زیادہ کسی سے محبت ہے؟ فرمایا "عائشہؓ سے" ہے پوچھا گیا مردوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا "عائشہ کا باپ (ابو بکرؓ)۔ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے: اگر میں اللہ کے سوا کسی کو اپنا محبوب بناتا تو یقیناً ابو بکرؓ کو بناتا)۔

ایک بار فرمایا: (جس شخص نے سب سے زیادہ میرا ساتھ دیا اور میری خاطر اپنا مال سب سے زیادہ لگایا وہ ابو بکر ہیں۔ اگر میں کسی شخص کو اپنا محبوب بناتا تو یقیناً ابو بکرؓ کو بناتا۔ مگر اسلامی اخوت (اپنی جگہ کافی) ہے۔

صحابہ کرام کی متفقہ رائے تھی کہ حضرت ابو بکرؓ امت میں افضل ترین ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم صحابہ نبی ﷺ کے زمانے میں کسی صحابی کو حضرت ابو بکرؓ کے برابر نہیں سمجھتے تھے۔ حضرت علیؓ سے ان کے صاحبزادے محمد بن حنفیہ نے پوچھا: حضور ﷺ کے بعد بہترین شخص کون ہے؟ "انہوں نے بلا تردد فرمایا: حضرت ابو بکرؓ۔

ایک بار رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا "تم میرے رفیق غار اور حوض کوثر پر مصاحب ہو"۔
ایک بار حضرت عمرؓ کی حضرت ابو بکرؓ سے کچھ تلخی ہو گئی، حضرت عمر رضی اللہ نے جلد ہی اس پر نادم ہو کر معذرت بھی کر لی مگر رسول ﷺ اس واقعے پر اتنے دل ن فگار ہوئے کہ تا قیامت لوگوں کو تنبیہ کے لیے ایک عام پیرائے میں خطاب فرمایا: ''اللہ نے مجھے تم لوگوں کی طرف مبعوث کیا۔ تم لوگوں نے مجھے جھٹلایا اور ابو بکرؓ نے میری تصدیق کی۔ اپنی جان اور مال کے ساتھ میری غم خواری کی۔ تو کیا تم میری خاطر میرے دوست کو بخش نہیں سکتے؟''

حضرت عمر فاروقؓ فرماتے تھے: ابو بکرؓ ہمارے سردار ہیں، ہم سب سے افضل ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ چہیتے ہیں"۔ ایک بار رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "جبرئیل میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے جنت کا دروازہ دکھلایا جس سے میری امت کے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کاش اس وقت میں آپ کے ساتھ ہوتا تو جنت کا دروازہ دیکھنا نصیب ہو جاتا"۔

حضور ﷺ نے فرمایا: (ابو بکرؓ! آگاہ رہو میری امت میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے شخص تم ہی ہو گے)۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ جب اسلام لائے تو بڑے مال دار تھے۔ چالیس ہزار درہم کے مالک تھے۔ مگر یہ ساری دولت اللہ کی راہ میں خرچ کردی۔ اسی لیے آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے: (مجھے ابو بکر کے مال سے جتنا فائدہ پہنچا ہے اتنا فائدہ کسی دوسرے کے مال نے نہیں دیا۔)

خلیفہ بننے کے بعد بھی آپؓ کی تواضع اور سادگی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ بذات خود غریبوں، بیواؤں اور محتاجوں کی خدمت کرکے خوشی محسوس کرتے۔ کسی کی بکریوں کا دودھ دوہ دیتے، کسی کے اونٹ چرانے لے جاتے، کسی کے گھر میں جاکر صفائی کر آتے۔ "اللہ تعالی کا خوف ہمیشہ طاری رہتا، دنیا سے ذرا بھی دل نہ لگاتے، ہر وقت آخرت کی فکر دل و دماغ پر حاوی رہتی۔ کبھی فرماتے "کاش میں کوئی درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔ کبھی فرماتے "کاش میں کسی مومن کے جسم کا بال ہوتا۔ کبھی فرماتے کاش میں کوئی گھاس ہوتا ہے جسے جانور چر جاتے۔

خلیفۂ اول سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

وہ آخری کا پہلا کیا رشک آفریں ہے
ہر وقت ہم قدم ہے، ہر وقت ہم نشیں ہے

جو رشکِ صد بہاراں کے ساتھ ہر کہیں ہے
وہ پھول لالا رُخ ہے، وہ پات سبز گیں ہے

اب اور کس طرف میں آنکھیں اٹھا کے دیکھوں؟
وہ زلف ریشمی ہے، وہ آنکھ سُرمگیں ہے

کس تاج دار کے ہاں یہ انکسار ہو گا؟
دستار ہم فلک ہے، گردن سوئے زمیں ہے

بار عظیم اک شب جس کو خدا نے بخشا
وہ شخص اولیں ہے، وہ شخص آخریں ہے

سب کچھ لٹا کے رکھا، کیا کچھ بچا کے رکھا
کوئی مثال اس کی ہرگز کہیں نہیں ہے

یہ کس کی منقبت ہے، میرے لبوں پہ فائق
ہر مصرع لاجوردی، ہر شعر نیلمیں ہے

فائق ترابی

ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ

افضل البشر بعد الانبیاء رضی اللہ عنہ

خلیفۂ اوّل کے احسانات اُمّتِ مُسلِمہ کبھی نہیں اتار سکتی

فاطمہ سعید الرحمن

حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا تعارف

انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد انسانوں میں سب سے افضل شخصیت حضرت صدیق اکبرؓ ہیں، جنہیں رسول اللہ ﷺ اپنا خلیل بنانا چاہتے تھے، جن کو قرآن کریم میں اللہ نے سچائی کی تائید کرنے والا اور حق و سچ کا پیکر وپرتو قرار دیا، جنھوں نے زمانۂ جاہلیت میں بھی شراب و جوا اور ہمہ جہتی منکرات سے اجتناب کیا، جن کے بارے میں خلیفۂ عادل حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ: میں ان کے مقام و مرتبہ تک کبھی نہیں پہنچ سکتا، وہ جنہیں آپ ﷺ نے مسلمانوں کی امامت تفویض کی، جنہیں جنت کے سبھی دروازے سے داخل ہونے کی دعوت دیں گے، وہ جس نے اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ پر اس قدر احسان کیے کہ خود رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرمانا پڑا کہ: ان کے احسانات کا بدلہ خود اللہ تعالیٰ چکائیں گے۔

پیغمبرِ اسلام پر فدائیت

مشہور واقعہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ خانہ کعبہ میں تشریف لاکر کفار کو دینِ متین کی دعوت دینے لگے تو کفار نے جواباً گردن مبارک میں کپڑا ڈال کر آپ ﷺ پر تشدد کرنا شروع کردیا، اسی دوران آپؓ کو معلوم ہوا تو آپؓ آئے اور کفار سے مخاطب ہو کر گویا ہوئے کہ کیا تم ایسے فرد پر ظلم و ستم ڈھا رہے ہو جو تمہیں اللہ کے علاوہ باقی معبودوں کی عبادت کرنے سے منع کرتا ہے اور صرف ایک اللہ کی عبادت کی طرف بلاتا ہے؟! یہ کہنا تھا کہ کفارِ مکہ نبی اکرم ﷺ کو چھوڑ کر آپؓ پر حملہ آور ہو گئے۔ کفار نے آپؓ کو اتنا مارا کہ آپؓ بے ہوش ہو گئے۔ آپؓ کو اس حالت میں گھر لایا گیا۔ گھر پہنچ کر جب آپؓ کو ہوش آیا تو سب سے پہلا سوال آنحضرت ﷺ کی خیریت دریافت کرنے سے متعلق تھا۔ والدہ دودھ کا پیالہ لے کر سرہانے کھڑی تھیں کہ آپؓ دودھ نوش فرمائیں، مگر آپؓ نے آپ ﷺ سے متعلق بارہا استفسار کیا تو والدہ نے امِ جمیل کو

طلب کیا، باوجود ام جمیل کی جانب سے مطلع کرنے کے کہ آپ بخیر و عافیت ہیں، آپؓ کی تسلی نہ ہوئی تو اسی حالت میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہاں پہنچ کر نبی اکرم ﷺ کی جانب سے حوصلہ ملنے پر آپ جیسی اولوالعزم شخصیت نے اپنے دکھ درد و تکلیف کو بھلا کر اسلام اور پیغمبرِ اسلام ﷺ سے اپنی بھرپور وابستگی کا اظہار کرتے ہوئے، آپ ﷺ سے درخواست کی کہ دعا کریں میری والدہ اسلام قبول کر لے۔ آپ ﷺ نے اس مطالبہ پر ہاتھ اُٹھا کر اپنے رب کے حضور ﷺ دعا مانگی جس کے نتیجہ میں آپ کی والدہ محترمہ مشرف باسلام ہوئیں۔

تعمیلِ حکمِ نبوی

آپؓ کی حیات میں رومیوں نے جب دھوکہ دہی سے مسلمانوں کے خلاف صف آرائی کی تو آپ ﷺ بھاری بھرکم لشکر لے کر وہاں پہنچے، رومی پسپا ہو گئے، مگر آپ ﷺ کی واپسی کے بعد قبائلِ عرب کو ساتھ ملا کر رومی پھر صف آرا ہوئے اور آپ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لشکر بھیجا جس میں حضرت زید بن حارثہؓ اور حضرت جعفر طیارؓ سمیت متعدد جلیل القدر صحابہؓ جامِ شہادت نوش کر گئے۔ اس جنگ کے بعد نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کا ایک عظیم لشکر تشکیل دیا، جس میں سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا عمر فاروقؓ جیسے جلیل القدر اور عظیم المرتبت صحابہؓ بھی موجود تھے، اس لشکر کی قیادت حضرت زیدؓ کے نوخیز بیٹے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو عنایت کی۔ ''جیشِ اسامہؓ'' کی روانگی سے پیشتر رسول اللہ ﷺ دنیا سے پردہ فرما گئے۔ آپ ﷺ کے جنازہ و تدفین اور سقیفہ بن ساعدہ میں مسئلہ خلافت میں صحابہ کرامؓ کی مصروفیت کے بعد جب اتفاقِ رائے سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو آپؓ نے فوراً لشکر اسامہؓ کو روانگی کا حکم دیا، بڑے بڑے عظیم المرتبت صحابہ کرامؓ کی جانب سے یہ مشورہ دیا جاتا رہا کہ آپ ابھی اس لشکر کو روانہ نہ کریں، کیوں کہ مدینہ کے اطراف سے بغاوت اور یورش کا خطرہ ہے، مگر آپؓ نے فرمایا: آپ ﷺ کے کیے گئے فیصلہ سے کسی طرح رجوع نہیں کیا جا سکتا۔ ''جیشِ اسامہؓ'' جب کامرانی و کامیابی اور مالِ غنیمت کے ہمراہ واپس آیا تو پورے عرب پر مسلمانوں کی دھاک بیٹھ گئی۔

وفات

رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دو برس چند ماہ منصبِ خلافت پر فائز رہنے کے بعد بیمار ہوئے اور پیر کے روز ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳ ہجری میں انتقال کر گئے اور اُمورِ خلافت چلانے کی خاطر جو راہنما اصول انہوں نے اختیار کر رکھے تھے، انہیں کی روشنی میں کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشاورت کے بعد آپؓ اپنے بعد خلافت کے لیے اپنا جانشین مرادِ پیغمبر اور خسرِ رسولؐ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نامزد کر گئے تھے۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے اہم واقعات

ابو محمد

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت تاریخِ اسلام کا نہایت نازک، فیصلہ کن اور ایمان افروز دور ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے فوراً بعد امتِ مسلمہ جن شدید آزمائشوں سے دوچار ہوئی، ان میں سب سے بڑا چیلنج قیادت کا خلا اور فتنوں کا طوفان تھا۔ ایسے وقت میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خلافت کی ذمہ داری سنبھالنا اللہ کی خاص رحمت ثابت ہوا۔ آپ نے اپنی پہلی ہی تقریر میں واضح فرمادیا کہ اطاعت اسی وقت لازم ہے جب تک وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں ہو، یوں خلافت کے اصول متعین کر دیے۔

سب سے پہلا اور سنگین مسئلہ ارتداد کا فتنہ تھا۔ حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد عرب کے مختلف قبائل نے اسلام چھوڑ دیا، بعض نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور کچھ جھوٹے مدعیانِ نبوت کے پیچھے لگ گئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے غیر معمولی جرأت اور ایمانی استقامت کے ساتھ اعلان کیا کہ جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا، اس سے قتال کیا جائے گا۔ یہی وہ تاریخی فیصلہ تھا جس نے اسلام کو کمزور ہونے سے بچالیا اور دین کی بنیادوں کو مضبوط کر دیا۔

جھوٹے مدعیانِ نبوت میں مسیلمہ کذاب، اسود عنسی اور طلیحہ اسدی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر مشتمل لشکر روانہ کیے اور بالآخر یہ تمام فتنے ختم کر دیے گئے۔ جنگِ یمامہ اسی سلسلے کی ایک عظیم اور فیصلہ کن جنگ تھی جس میں اگرچہ کئی حفاظِ قرآن شہید ہوئے، مگر اسلام کو زبردست فتح نصیب ہوئی۔

حفاظِ قرآن کی شہادت نے ایک اور نہایت اہم مسئلے کو جنم دیا، یعنی قرآنِ مجید کو محفوظ کرنے کا معاملہ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مشورے سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پہلی مرتبہ قرآنِ مجید کو ایک مصحف کی صورت میں جمع کروانے کا تاریخی فیصلہ کیا۔ یہ کام حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی نگرانی میں انجام پایا۔ یہ اقدام امتِ مسلمہ کے لیے ایک عظیم نعمت اور قیامت تک کے لیے دین کی حفاظت کا ذریعہ بن گیا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں عدل، سادگی اور تقویٰ کی اعلیٰ مثالیں قائم کیں۔ آپ کا طرزِ حکومت شاہانہ نہیں بلکہ خالصتاً نبوی طریقے پر مبنی

بقیہ صفحہ ۲۰ پر

اللہ تعالیٰ کی محبت ذکر اللہ ہی سے حاصل ہوتی ہے

عذرا خالد

اپنا محاسبہ اور تجدیدِ عہد:

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اکثر ہم صرف زبان سے اللہ سے محبت کا دعویٰ کرتے نظر آتے ہیں، لیکن ہمارا عمل اس کی گواہی نہیں دیتا۔ نیا سال ہمیں یہ محاسبہ کرنے کا موقع دیتا ہے کہ ہم نے گزشتہ سال کیسی زندگی گزاری اور آنے والے سال میں ہمیں کیا تبدیلی لانی ہے۔ کیا ہم بیدار ہو کر رب تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتے ہیں اور گناہوں کی معافی مانگتے ہیں؟

کیا ہم قرآن مجید پر تدبر کرتے ہیں؟ اللہ کا کلام، قرآن کریم ہی ہماری ہدایت کا واحد راستہ ہے۔ کیا ہم نے اس نئے سال کے لیے قرآن کو سمجھنے اور اسے وقت دینے کا عہد کیا ہے؟

کیا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں؟ ہم نہ اپنی اخلاقی تربیت کر پاتے ہیں اور نہ ہی ایسے اخلاق اپناتے ہیں جو ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے ہمیں سکھائے ہیں۔ اگر ہمارا عمل محبت کا دعویٰ نہیں کرتا تو پھر رب ہم سے کیسے راضی ہو گا؟ اور جب رب العزت راضی نہ ہوں تو محبت کا دعویٰ کیسا؟ یہ ہماری کیسی محبت ہے؟

ذکرِ الٰہی کے فوائد و ثمرات:

اللہ کی محبت کا ایک اور اہم دروازہ ذکرِ الٰہی ہے۔

نیا سال ہمارے لیے اس ذکر کے ثمرات حاصل کرنے کا بہترین موقع ہے۔ اللہ فرماتے ہیں: "سو تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔" (سورۃ البقرۃ) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "تم میرا ذکر میری اطاعت کر کے کرو، میں تمہاری مغفرت کر کے تمہارا ذکر کروں گا۔" سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "تم نعمت اور خوشحالی میں میرا ذکر کرو، میں مشکل اور مصیبت میں تمہارا ذکر کروں گا۔" یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ کی یاد سے غفلت سب سے بڑا نقصان ہے، جبکہ اس کی یاد سے قربت اور بخشش حاصل ہوتی ہے۔

ذکر اللہ کو نئے سال کا معمول بنائیں:

اللہ کی محبت ذکر اللہ سے حاصل ہوتی ہے۔ اس نئے سال میں زندگی کا ہر کام اسی طرح کرتے رہیں، لیکن ہمیشہ اپنے ذہن میں یہ بات تازہ رکھیں کہ:

1. وہ مجھے ہر وقت، ہر جگہ دیکھ رہا ہے۔ میں اکیلا نہیں ہوں، اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ 2. وہ میری ہر بات کو سن رہا ہے۔ 3. دنیا کی ہر نعمت، ہر چیز اسی کی عطا کردہ ہے۔

ان باتوں کو دل و دماغ میں رکھنے سے اللہ تعالیٰ کی یاد سے

غافل ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے کے لیے کسی خاص وقت کی ضرورت نہیں پڑتی۔ہر کام کو شروع کرنے سے پہلے اللہ رب العزت کا نام لیں،یعنی بسم اللہ پڑھ لیں۔کسی بھی نعمت سے فائدہ اٹھائیں مثلاً پانی پی کر پیاس بجھائیں تو فوراًا لحمد للہ کہنا نہ بھولیں۔گناہ سرزد ہو جائے تو فوراًا ستغفار کر لیں اور "رب اغفرلی" پڑھ لیں۔پیارے نبی مکرم ﷺ کا ذکر ہو فوراًدرود و سلام پڑھنا نہ بھولیں۔(صلی اللہ علیہ وسلم) بس! زندگی کے معمول کے کاموں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہیں اور اللہ کا قرب حاصل کریں۔ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے قول کے مطابق: "اچھی اور نفع بخش محبت، اللہ کی محبت اور اللہ کے لیے محبت ہے"۔

آئیں، اس نئے سال کا آغاز اس عہد سے کریں کہ ہم اپنے خالق و مالک اللہ واحد و یکتا کی اطاعت اور ذکر میں اپنی زندگی گزاریں گے، وہی پوری کائنات کا خالق و مالک، ہمارا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

نئے سال کے لیے قربِ الٰہی کے حصول کے عملی اقدامات:

نماز کی پابندی اور خشوع: پانچوں نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کریں اور کم از کم ایک نماز (جیسے عشاء کے بعد) میں کچھ دیر ٹھہر کر، نماز کو محض ایک رسم نہیں بلکہ اللہ سے ملاقات سمجھ کر ادا کریں۔

روزانہ کا مختصر ورد صبح و شام کے اذکار (سونے سے پہلے اور جاگنے کے بعد کے اذکار) کو اپنی عادت بنا لیں۔یہ تقریباً دس منٹ کا عمل ہے جو پورے دن کے لیے حفاظت اور برکت کا ذریعہ ہے۔

قرآن سے مضبوط تعلق: اس سال یہ طے کریں کہ روزانہ کم از کم پانچ آیات کا ترجمہ اور مختصر تشریح ضرور پڑھیں گے۔ یہ عمل ہمیں اللہ کے کلام پر تدبر کرنے والا بنائے گا۔

عفو و درگزر کی عادت: سنتِ نبوی کی پیروی کرتے ہوئے لوگوں کی غلطیوں کو معاف کرنے اور عاجزی اپنانے کی کوشش کریں۔کیونکہ اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو دوسروں کے ساتھ نرمی کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔

خلوت میں یادِ الٰہی: دن بھر کے مصروف لمحات میں جب بھی فرصت ملے (جیسے گاڑی چلاتے ہوئے، کھانا پکاتے ہوئے)، اپنی زبان کو درود شریف، استغفار، اور 'سبحان اللہ وبحمدہ' سے تر رکھیں۔

اے ہمارے خالق و مالک، اے وہ ذات جو پوری کائنات پر مہربان ہے اور رحم فرمانے والا ہے۔اس نئے سال کے آغاز پر ہم تجدیدِ عہد کرتے ہیں کہ: اے اللہ! ہمیں سچی محبت اور اخلاص کے ساتھ اپنا ذکر کرنے والا بنا دے، تاکہ تو ہمیں یاد کرے اور ہمیں اپنی بارگاہ میں قربت عطا کرے۔

ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرما کہ ہم اپنے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی اطاعت اور سنتوں پر سچے دل سے عمل کر سکیں، تاکہ ہمارا عمل ہمارے محبت کے دعوے کی گواہی دے۔

سیرۃ النبی ﷺ

قسط نمبر: ۱۰ / زوجہ محمد اقبال

ابرہہ کے لشکر میں بہت بڑے بڑے ہاتھی تھے ان میں ایک بہت بڑا ہاتھی اس کا نام محمود تھا اس ہاتھی کو چلانے والے کا نام اُنیس تھا، جب یہ لشکر مکہ کی طرف روانہ ہوا تو راستے میں دوسرے قبائل اس سے لڑنے آتے مگر وہ بیچارے شکست کھا جاتے ابرہہ نے ذو نفر جوان قبیلوں کا سردار تھا اس کو قید کر لیا، وہاں سے چلتے چلتے یہ طائف آیا، طائف میں اس وقت بنو ثقیف قبیلہ آباد تھا اس نے دیکھا کہ تمام قبائل ابرہہ سے شکست کھا گئے ہیں۔

تو انھوں نے اس کو پیغام بھیجا دیکھو تم جا رہے ہو کعبۃ اللہ کو توڑنے کے لیئے ہم تمھارا راستہ نہیں روکتے، تم جانو مکہ جانے کعبہ جانے، مگر شرط یہ ہے کہ تم ہم کو ایذا نہیں پہنچاؤ گے، اُس نے کہا بالکل ٹھیک ہے، انھوں نے پھر کہا کہ اپنی صداقت کی کوئی نشانی دو، اس پر بنو ثقیف نے اپنا ایک آدمی ابو رغال ان کے ساتھ کر دیا اور کہا یہ طائف سے مکہ تک کا راستہ دکھائے گا اور تمھیں دلالت کرے گا کہ کعبۃ اللہ کا راستہ کہاں ہے، کیونکہ راستے بھی سیدھے نہیں تھے اگر غلط رخ پر مڑ جاتے تو دو دن کے بجائے دس دن لگ جاتے،

ابو رِغال مکہ کا رہنے والا ایک شخص تھا۔ طبری اور احمد بن حنبل کی روایت کے مطابق ابو رِغال قوم ثمود کا وہ واحد شخص تھا، جو ہلاک ہونے سے بچ گیا۔ ثمود کی تباہی کے وقت وہ مکہ میں موجود تھا۔ الاغانی کی ایک روایت کے مطابق یہ شخص طائف کے قبیلے بنو ثقیف کا جد امجد بیان کیا گیا ہے وہ کوئی بھی شخص تھا، کہا جاتا ہے کہ اس نے ابرہہ کی مکہ کی جانب راہنمائی کی تھی، مکہ جاتے جاتے وہ راستے میں مر گیا اور تاریخ میں آج بھی یہ بات موجود ہے کہ ابو رغال کی قبر پر آج بھی عرب جاتے تھے اور اس کی قبر پر پتھر مارتے تھے، ابرہہ کا لشکر کعبہ کے قریب پہنچا تو اس نے وہاں پڑاؤ ڈال لیا اور اپنے آدمیوں سے کہا کہ جو مال مویشی ملیں سب پکڑ لو وجہ مکہ والوں پر اپنا رعب ڈالنا تھا، ان مال مویشیوں میں دو سو اونٹ عبدالمطلب کے بھی پکڑے گئے۔

جو نبی اکرم ﷺ کے دادا ہیں وہ بہت خوبصورت وجیہہ اور جمال والے تھے ان کو جب اونٹوں کا پتہ چلا وہ ابرہہ کے پاس پہنچے جب آپ داخل ہوئے تو ابرہہ پر ان کے دبدبہ اور جلال کا اتنا رعب پڑا کہ اپنے تخت سے نیچے اتر آیا اور نیچے ان کے ساتھ ہی بیٹھ گیا اور پوچھا آپ کیسے آئے، اس پر عبدالمطلب نے کہا: کہ آپ کے آدمیوں نے میرے دو سو اونٹ پکڑ لیئے ہیں وہ آپ چھوڑ دیں اس پر ابرہہ ہنسنے لگا اور کہا کہ دیکھو مطلب جب تم آئے تو میرے دل میں تمھاری بڑی عظمت تھی کہ میں نے تمھارے جیسا سردار پہلے نہیں دیکھا تھا لیکن جب تم

بقیہ صفحہ ۱۶ پر

2 سال بعد مشک کی خوشبو!!

ضیاء چترالی

اس کی شہادت کو دو سال گزر گئے تھے۔ جنگ، بمباری اور خوف کی وہ راتیں تو ختم ہو گئیں، مگر ایک ماں کا دکھ اب تک زندہ تھا۔ اس نے اپنے بیٹے قصی السویسی کو اس دن نہیں دیکھا تھا جب وہ شہید ہوا۔ وہ الاہلی اسپتال میں کام کرتا تھا، 12 فروری 2024ء کو دجالی بمباری سے وہ شہید ہو گیا۔

حالات ایسے نہیں تھے کہ میت کو عام قبرستان میں دفن کرنے لے جایا جاتا۔ عملے نے اسپتال کے صحن میں ہی مٹی کے حوالے کر دیا۔ یہ دن قصی کی ماں کے دل میں نیزے کی انی کی طرح پیوست ہو کر رہ گیا تھا۔ نہ وہ آخری بار چہرہ دیکھ سکی، نہ پیشانی چوم سکی، نہ الوداع کہہ سکی۔ بس ایک اچانک جدائی...اور صبر کا طویل انتظار۔

بوڑھی ماں کے اصرار پر آج، دو سال بعد، السویسی خاندان نے فیصلہ کیا کہ اپنے شہید کی امانتاً دفن شدہ میت ایک باقاعدہ اور محفوظ قبر میں دفن کریں۔ جب قبر کشائی کا فیصلہ ہوا تو ہر شخص کے دل میں عجیب سا بوجھ تھا۔ الاہلی العربی اسپتال کے ہال میں خاموشی اتنی گہری تھی کہ قدموں کی آواز بھی سنائی دیتی تھی۔ ماں کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ وہ بار بار دل ہی دل میں کہہ رہی تھی: ''اے اللہ... آج میرا بیٹا مجھے دکھا دے... دو سال سے میرا دل ادھورا ہے۔''

قصی کے دوستوں نے ماں کو سمجھایا کہ آپ اصرار نہ کریں، اتنے عرصے بعد میت ہڈیوں کے ڈھانچے میں بدل جاتی ہے۔ مگر قبر کی کھدائی کے دوران ماں مسلسل دعا کئے جا رہی تھی۔ پھر جب قبر سے سیمنٹ کی سلپ ہٹائی گئی تو وہاں موجود ہر شخص کا حیرت سے منہ کھلا کہ کھلا رہ گیا۔

جب قصی کا جسد باہر نکالا گیا تو دیکھنے والوں کی سانسیں تھم گئیں۔ دو سال گزر چکے تھے، مگر اس کے جسم پر وقت کا کوئی اثر نہ تھا۔ چہرہ ویسا ہی تھا، جیسے وہ کل ہی دنیا سے رخصت ہوا ہو۔ نہ کوئی بوسیدگی، نہ کوئی خرابی، ایسا لگ رہا تھا جیسے وقت نے خود اس کے چہرے اور احترام کی حفاظت کی ہو۔

قبر کشائی میں شریک امدادی ٹیم کے ترجمان محمود بصل کا بیان آج عرب سوشل میڈیا پر وائرل ہے۔ اس نے رندھی ہوئی آواز میں کہا: ''جب ہم نے اسے دیکھا، تو وہ بالکل ویسا ہی تھا۔ جیسے وقت اس کو چھو کر بھی نہ گزرا ہو۔''

پھر ایک اور حیرت انگیز بات ہوئی۔ جیسے ہی کفن کا کنارہ ہٹا، فضا میں خوشبو پھیل گئی۔ ایسی مہک جو مشک سے ملتی تھی، ایسی خوشبو جو عام قبروں میں نہیں

آتی۔ سب کو لگا جیسے وہ ابھی ابھی شہید ہوا ہو... جیسے اس کی روح ابھی آسمان کی طرف اٹھی ہو۔

ماں آگے بڑھی۔ دو سال سے فراق کے غم میں ڈوبی ماں کی ممتا آنسوؤں کے ساتھ بہہ نکلی۔ اس نے بیٹے کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ بس اتنا کہا: "الحمد للہ... اب میرا دل بھر گیا ہے۔"

یہ منظر صرف غم کا نہیں تھا، یہ یقین کا تھا۔ یہ اس سچائی کی یاد تھی کہ اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کی عزت وقت نہیں بدلتا۔ دن، مہینے، سال، مٹی اور اندھیرا، ان کا کچھ نہیں بگاڑ پاتے۔ کچھ بھی نہیں۔

دو سال بعد بھی... زمین کے نیچے رہنے کے باوجود... مشک جیسی خوشبو اس بات کی گواہی دے رہی تھی کہ اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کا مقام بہت ہوتا ہے۔ قصی السویسی آج پھر ایک بار اپنی ماں کے سامنے آیا، الوداع مکمل ہوا، ماں کا دل پر سکون ہوا، دعا پوری ہوئی۔

اور ایمان... ہاں، ایمان ایک بار پھر تازہ ہو گیا۔ تمام تعریفیں اس رب کے لیے جو اس گئے گزرے دور میں بھی ہمیں اپنی قدرت کے ایسے کرشمے دکھاتا ہے۔ الحمد للہ۔

بقیہ صفحہ ۱۴ کا

نے بات کی اس سے تمھاری عزت بالکل ختم ہو گئ، عجیب بات ہے کہ میں کعبۃ اللہ کو گرانے کے لئے فوج لے کر بیٹھا ہوں تم مکہ کے سردار ہو تم مجھ سے معافی مانگو کہ مکہ پر چڑھائی نہ کرو، کعبۃ اللہ کو نہ گراؤ، ہمیں معاف کر دو، واپس جاؤ، تم اونٹ چھڑانے آگئے۔ تم کو اونٹوں کا فکر ہے۔

تو عبدالمطلب نے کہا: ابرہہ سن لو کہ میں ان اونٹوں کا مالک ہوں۔ لیکن اس گھر کا بھی ایک مالک ہے۔ جو اس کی خود حفاظت کرے گا، ہم تمھارا مقابلہ نہیں کر سکتے اس لئے ہم تم سے جنگ نہیں کرتے، مجھے اونٹوں کی فکر تھی اسلئے آگیا، اس پر ابرہہ نے ان کے اونٹ واپس کر دیئے اور کہا کہ قریش سے اور قبائل عرب سے کہہ دو کہ ہم تمھارے ساتھ جنگ کے لئے نہیں آئے۔ ہم تو صرف کعبۃ اللہ کو گرانے کے لئے آئے ہیں اگر وہ میرے راستے کی رکاوٹ نہیں بنیں گے تو میں ان کو تکلیف نہیں پہنچاؤں گا اور کعبہ گرا کر چلا جاؤں گا، عبدلمطلب واپس آئے۔ اور انھوں نے اعلان کر دیا کہ مکہ والوں پہاڑوں پر چلے جاؤ اللہ سے دعائیں مانگو، خود اس نے طواف کیا، ملتزم پر آیا اور کہا مولی تو جانتا ہے کہ ہم عاجز ہیں، ہم تیرے گھر کی حفاظت نہیں کر سکتے، آج اپنے گھر کی حفاظت تو خود فرما اور اس کے بعد خود بھی پہاڑوں پر چلے گئے۔

دو بزرگوں کا سانحہ ارتحال

فقیر: مولانا عزیز الرحمانی

دو دن کے مختصر عرصے میں یکے بعد دیگرے دو عظیم روحانی شخصیات کے اس دارِ فانی سے رخصت ہونے کی خبریں سن کر دل شدید رنج و الم میں ڈوب گیا۔ غم کی یہ کیفیت الفاظ میں سمٹنے سے قاصر ہے۔

گزشتہ روز، بروز ہفتہ، مغرب سے کچھ پہلے برطانیہ سے ایک دوست نے پیغام کے ذریعے چکوال کے بزرگ، حضرت پیر مولانا عبدالرحیم نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کے انتقال کی خبر کی تصدیق چاہی۔ فقیر نے فوراً ان کے خواہر زادے، حضرت پیر مولانا عبدالشکور صاحب زید مجدہ سے رابطہ کیا۔ دوسری جانب سے رندھی ہوئی، غم سے بوجھل آواز میں جب اس المناک خبر کی تصدیق ہوئی تو بے اختیار زبان پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون جاری ہو گیا۔

حضرت پیر مولانا عبدالرحیم صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت پیر غلام حبیب نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کے فرزندِ ارجمند اور ان کے جانشین تھے۔ فقیر کی ان سے زندگی میں صرف ایک ہی ملاقات رہی۔ یہ سعادت برطانیہ کے شہر بریڈفورڈ میں واقع مدنی مسجد میں نصیب ہوئی، جہاں حضرت مولانا ابراہیم صاحب زید مجدہ نے پیر صاحب کے اصلاحی بیان میں شرکت کی دعوت دی تھی۔ تاخیر سے پہنچنے کے باعث بیان تو نہ سن سکا، البتہ دعا کے آخری حصے میں شرکت کی توفیق مل گئی۔ اس کے بعد اہلِ محلہ اور مسجد کی جانب سے پیر صاحب کے اعزاز میں عشائیے کا اہتمام تھا، جس میں ان کی معیت میں شرکت کا شرف حاصل ہوا۔ دورانِ طعام مختصر تعارف اور چند باتیں ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

آج صبح آنکھ کھلتے ہی موبائل اٹھایا تو حضرت اقدس مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس دارِ فانی سے رخصت ہونے کی دردناک خبر سامنے آئی۔ دل اچھل کر حلق میں آ گیا، اور یہ صدمہ اس قدر شدید تھا کہ بے اختیار بستر سے اٹھنا پڑا، ورنہ آنکھ کھلنے کے بعد بہت دیر تک اٹھنے نہ اٹھنے کی کشمکش چلتی رہتی ہے، مختلف گروپس اور ذرائع سے مسلسل اس خبر کی تصدیق ہوتی چلی گئی، جس سے دل مزید بوجھل ہوتا گیا۔

حضرت پیر ذوالفقار صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بھی حضرت پیر غلام حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ کے روحانی فرزند، ان کے فیض یافتہ، مجاز اور سلسلے کے امین تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت پیر غلام حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ کے سلسلے کو پیر ذوالفقار صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے ذریعے چار دانگ عالم میں پھیلا دیا۔ جس طرح ان کے شیخ الشیوخ، حضرت خواجہ عبدالمالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے فیوض، حضرت پیر غلام حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ کے ذریعے عام ہوئے، اسی طرح حضرت پیر ذوالفقار صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے شیخ

کے نام کو مشرق و مغرب میں پھیلانے کا ذریعہ بنے۔

اللہ تعالیٰ ہر شیخ اور استاد کو بے شمار مریدین، تلامذہ اور متعلقین عطا فرماتا ہے، مگر ان میں سے کسی ایک کو اپنے اکابر کا چلتا پھرتا نمونہ بنا کر ان کے نام کو زندہ رکھنے کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔ حضرت پیر ذوالفقار صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی اعلیٰ مثال تھے۔ انہوں نے اپنے شیخ کو اس طرح اپنے اندر جذب کیا کہ مشرق و مغرب میں وہ "پیر صاحب چکوال" کے خلیفہ اور جانشین کے طور پر معروف ہو گئے۔ حضرت پیر غلام حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ کے لاکھوں متوسلین میں جو شہرت اور قبولیت حضرت پیر ذوالفقار صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو نصیب ہوئی، وہ کسی اور کے حصے میں نہ آئی۔

فقیر کی ان سے چند ہی ملاقاتیں رہیں، مگر ہر ملاقات یادگار تھی۔ ایک مرتبہ ان کی شفقت بھری دعوت پر ان کی خانقاہ جھنگ جانے کا موقع ملا، جہاں سردیوں کی ایک طویل رات، رات ایک بجے سے فجر کی اذان تک انہوں نے اپنے کمرۂ خاص میں فقیر کو وقت عطا فرمایا۔ کراچی میں ان کی رہائش ہمارے بھائی خالد عمران مدظلہ کے گھر ہوا کرتی تھی۔ ان کے صاحبزادے مولانا سلمان معاویہ صاحب، ان کے خادمِ خاص اور خلیفہ بھی ہیں، ان سب کی محبت و شفقت کے باعث فقیر کو پیر صاحب کی قربت نصیب ہوئی۔ ناظم آباد میں ان کی رہائش گاہ پر دو مرتبہ رات گئے تک خصوصی مجالس میں شرکت کا موقع ملا، جہاں عشائیے کے بعد خاص باتیں اور یادیں سننے کو ملیں۔

حضرت پیر ذوالفقار صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ہی کے ذریعے بابو جی عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا تذکرہ سننے اور ان سے واقفیت نصیب ہوئی۔ بابو جی عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ اللہ کے مجذوب اور عاشقِ رسول ﷺ تھے۔ آپ ﷺ کی محبت ان کے رگ و ریشے میں سمائی ہوئی تھی۔ ہر عمل سنت کے مطابق ہوتا۔ ریلوے میں ملازم تھے اور میرپور خاص سندھ کے رہائشی تھے۔ پیر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے کہ بابو جی جس کے لیے دعا فرما دیتے، اسے اسی رات حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہو جاتی۔ وہ عشقِ رسول ﷺ میں اس قدر ڈوبے ہوئے تھے کہ نامِ مبارک بھی براہِ راست زبان پر نہ لاتے، بلکہ "میرے آقا" اور "میرے سرکار" کہہ کر ذکر فرمایا کرتے۔

حضرت پیر ذوالفقار صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی رحلت نے جہاں ان کے لاکھوں متوسلین کو غمزدہ کیا، وہاں فقیر بھی اس صدمے سے نڈھال ہے۔ وہ اپنے شیخ الشیوخ حضرت خواجہ عبدالمالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے داماد بھی تھے، جو ان کی روحانی تکمیل کی ایک اور روشن دلیل ہے۔ ان کے صاحبزادگان مولانا حبیب اللہ اور مولانا سیف اللہ، اور تمام متعلقین و متوسلین کے لیے یہ ایک عظیم سانحہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے، آمین۔

یہ بھی ایک بامعنی حسنِ اتفاق ہے کہ حضرت پیر ذوالفقار صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا یومِ وفات، حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یومِ وفات کے ساتھ موافق ہوا، جو ان کی نقشبندی نسبت میں راسخ ہونے کی ایک واضح علامت ہے۔

دسمبر
الوداعی لمحوں کا پیام

سیدہ ناجیہ شعیب احمد

دسمبر کے ٹھنڈے یخ بستہ جھونکے کسی خاموش پیام رساں کی طرح ہوتے ہیں۔ یہ آئینہ لے کر سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہم سے پوچھتے ہیں: ''گزرا ہوا سال تمہیں کیا دے گیا۔ اور تم نے اُسے کیا دے کر رخصت کیا؟''

سال 2025ء بھی اب اپنی آخری سانسیں لے رہا ہے۔ گزرتے ہوئے لمحوں کی اوٹ سے جھانکتے ہوئے اگر ہم رک کر پلٹ کر دیکھیں تو شاید ہمیں بہت کچھ نظر آئے، کچھ کھویا ہوا، کچھ پایا ہوا، اور کچھ ایسا جو ہمیں آس و امید کے جگنو تھماتے ہوئے آنے والے سال کا بہتر انسان بننے کی دعوت دیتا ہے۔

گزشتہ سال نے ہمیں کئی ناقابل فراموش سبق دیے۔ کہیں ہم نے رشتوں کو وقت دینا چھوڑ دیا، کہیں اپنے اندر کے بوجھ اور ادھورے ارادوں کو اُٹھائے دوڑتے بھاگتے رہے۔ کبھی کامیابیوں نے ہماری آنکھوں میں چمک پیدا کی، اور کبھی ناکامیوں نے دل پر مایوسی کے کالے بادلوں کی چادر تان دی۔ کوئی ہمیشہ کے لیے ساتھ چھوڑ گیا تو کسی نے دامنِ دل تھام لیا۔ دسمبر کا حسن یہی ہے کہ یہ ہمیں رُک کر سوچنے، غور و فکر کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

ذرا سوچیں، کیا ہم وہی ہیں جو جنوری میں تھے؟ یا بدل چکے ہیں؟ اگر بدلے ہیں تو بہتر ہوئے یا بکھر گئے؟ محاسبہ کا یہی مقام ہمیں نئی سمت نئی جہت دیتا ہے۔

سردیوں کے دن جب کوئی مفلوک الحال بچہ گلی کے کونے پر کچرے کے ڈھیر سے گلے سڑے پھل اور کھانے کی چیزیں چنتا نظر آتا ہے تو دل پر ایک چبھتا ہوا سوال ابھرتا ہے: کیا یہ سردی صرف ہمارے کمبلوں کے باہر ہے، یا کسی کے وجود میں ہڈیوں تک اتر چکی ہے؟ یہ موسم سرما ہمیں دینی اور معاشرتی احساسِ ذمہ داری سکھاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ: ''وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا جو خود پیٹ بھر کر کھائے جبکہ اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔''

ہماری فلاح اسی میں ہے کہ ہم اپنے روشن چراغوں سے دوسروں کے گھروں میں بھی روشنی لے جائیں۔ کبھی سفید پوش کو گرم کپڑا دینا، کبھی کھانے کا بندوبست، کبھی کسی بوڑھے کا ہاتھ تھام کر سڑک پار کرا دینا۔ یہ چھوٹے اعمال ہمیں بڑا انسان اور باعمل مسلمان بنا دیتے ہیں۔

ماہ آخر یعنی دسمبر ہمیں سکھاتا ہے کہ نیا سال صرف کیلنڈر کی تبدیلی نہیں، بلکہ عزائم وارادوں کی تجدید ہے۔

ایک مسلمان کا ہر نیا سال اس وقت مبارک ہوتا ہے جب وہ پچھلے سال سے بہتر ہو جائے۔ ہمیں اپنے اندر کے خوف، سستی، غفلت اور بے عملی کو پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھنا ہے۔ایک مضبوط، باعمل، ایمان افروز اور روشن کردار کے ساتھ۔ اگر ہم پاکستانی ہیں، تو وطن کے لیے اپنا کردار بہتر بنانا ہمارا فرض ہے۔ چاہے وہ ایمانداری سے ذمہ داری نبھانا ہو، سچ بولنا ہو، یا اپنے بچے کو اچھے اخلاق سکھانا ہو۔ چھوٹا سا عمل بھی تبدیلی کا آغاز بن سکتا ہے۔

اور اگر عورت ہے تو وہ گھر کی بھی معمار ہے اور معاشرے کی بھی۔ایک ماں، ایک بہن، ایک بیٹی۔سب کے ہاتھ میں اصلاح کی روشن قندیل ہے۔عورت جب قلم اٹھاتی ہے تو نسلیں بدل کر رکھ دیتی ہے۔جب گھر میں تعلیم و تہذیب کا چراغ جلاتی ہے تو پورا معاشرہ روشن ہو جاتا ہے۔آج کی عورت اگر دسمبر کے اس موڑ پر اپنی ذمہ داریاں سمجھ لے، اپنی تربیت، کردار اور مقصد کو مضبوط و مستحکم کر لے، تو آنے والا سال یقیناً بہتر ہو گا۔دسمبر، اختتام کا مہینہ، اپنے اندر آنسوؤں اور مسکراہٹوں کا حسین امتزاج سموئے ہوتا ہے۔سردیوں کی آخری شامیں کبھی یادوں کی چبھن جگاتی ہیں اور کبھی آنے والے کل کا حوصلہ دے جاتی ہیں۔

جانے والا سال ہمیں یہ پیغام تھما کر رخصت ہوتا ہے:

”اخلاقِ مصطفوی ﷺ کو دل و جان سے اپناؤ، اپنے دلوں میں نرمی پیدا کرو، دوسروں کے لیے آسانیوں کے در وا کرو اور اپنی زندگی کو خیر کا مینار بنا دو۔“

معزز قارئین!

اگرچہ دنیا کا نیا سال جنوری سے شروع ہوتا ہے، مگر مسلمانوں کے لیے حقیقی سالِ نو کا آغاز محرم الحرام سے ہوتا ہے۔وہ مہینہ جسے صحابہ کرامؓ نے حرمت، وقار اور عبادت کی نسبت سے اسلامی سال کی پہلی سیڑھی قرار دیا۔محرم ہمیں یاد دلاتا ہے کہ نیا سال صرف وقت کی تبدیلی نہیں بلکہ نیتوں کی تازگی اور اعمال کی درستی کا نام ہے۔

یا اللہ عزوجل! آنے والا ہر دن ہمارے لیے خیر، برکت، آسانی اور ہدایت کا سبب بنا دے۔ہمارے دلوں کو ایمان سے روشن اور قدموں کو سیدھے راستے پر قائم رکھ۔آمین ثم آمین یا ربّ العالمین۔

خواتین کے مسائل

دارالافتاء الاخلاص

چھوٹی بچیوں کو آنکھ مٹا کر گڑیا کھیلنے کے لیے دینا

(فتوی نمبر:33436)

سوال: مفتی صاحب! تین سے چار سال کی چھوٹی بچی اگر گڑیا سے کھیلنے کی ضد کرے تو کیا گڑیا کی آنکھیں چھپا کے یا پینٹ سے کالا چشمہ وغیرہ بنا کر کھیلنے کے لیے دی جاسکتی ہے؟ یا اس کے علاوہ کوئی صورت ممکن ہو تو بتادیں۔

جواب: واضح رہے کہ ایسی گڑیا جس کی شکل وصورت کسی ذی روح جاندار کی طرح ہو اور اس کا چہرہ ودیگر اعضاء ناک، کان اور آنکھیں بالکل واضح ہوں تو ایسی گڑیا کو گھر میں رکھنا اور بچیوں کو کھیلنے کے لیے دینا جائز نہیں ہے، نیز گڑیا کی صرف آنکھیں چھپا دینے سے وہ ممنوعہ صورت سے نہیں نکلتی، البتہ اگر اس کا چہرہ بالکل مسخ کر دیا یعنی مٹا دیا جائے یا اس کا سر بالکل کاٹ دیا جائے تو وہ مجسمے کے حکم سے نکل جائے گی اور ایسی گڑیا سے کھیلنے کی اجازت ہو گی۔(حاشیۃ ابن عابدین:1/648،ط:سعید)

ذہنی صحت متاثر ہونے اور بچوں کی پرورش میں مشقت کی وجہ سے اسقاط حمل Abortion کرنا

سوال: میں شادی شدہ ہوں اور یہ میری شادی کا پانچواں سال ہے۔ میرے چار بچے ہیں (سب سے بڑا 4 سال اور 11 ماہ کا ہے اور سب سے چھوٹا 8 ماہ کا ہے)۔ اور اب ہم پانچویں بچے کے متوقع ہیں (15 دن کا حمل ہے)۔ میری عمر 26 سال ہے، اور اس دوران میری ذہنی صحت پر بہت اثر پڑا ہے جو میرے دوسرے بچوں پر بھی اثر انداز ہو رہا ہے، کیونکہ میرے پاس ان کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع نہیں ملتا اور میں ان سے جلدی جھنجھلا جاتی ہوں۔ ہم نے پوری کوشش کی کہ حمل سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کریں، لیکن اللہ بہتر جانتا ہے۔

میرا سوال یہ ہے کہ کیا ہم اس حمل کو ضائع کر سکتے ہیں؟ کیا میری اس حالت میں حمل ضائع کرنا (اسقاطِ حمل) جائز ہے؟

مجھے یقین ہے کہ اللہ نے ہمیں چنا ہے تو وہی مجھے طاقت اور صبر دے گا، لیکن اس کے باوجود یہ صورتحال میرے ذہنی سکون پر بہت اثر ڈال رہی ہے۔ میں اکثر ڈپریشن میں رہتی ہوں، براہِ کرم رہنمائی فرمائیں کہ اس صورت میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: واضح رہے کہ اگر حمل ٹھہرنے کی وجہ سے خاتون یا اس کے بچے کی جان کو شدید خطرہ ہو یا ماں کے کسی عضو کے تلف ہو جانے کا یقین یا غالب گمان ہو، یا عورت اپنی بیماری کی وجہ سے فی الحال حمل کی متحمل نہیں ہو سکتی ہو، یا حمل ٹھہرنے کی وجہ سے عورت کا دودھ بند ہو جاتا ہو جس سے زیرِ کفالت بچے کو نقصان پہنچ رہا ہو، اور کوئی مسلمان دیندار ماہر ڈاکٹر بھی اس کی تصدیق کر دے تو ایسی صورت

میں حمل میں جان پڑ جانے سے پہلے پہلے (جس کی مدت تقریباً چار ماہ ہے) حمل ساقط (Abortion) کروانے کی گنجائش ہے، البتہ صرف ذہنی صحت متاثر ہونے کے اندیشہ اور بچوں کی پرورش میں اضافی مشقت کی وجہ سے اسقاطِ حمل (Abortion) کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

سوال میں پوچھی گئی صورت میں آپ نے جو احوال بیان کیے ہیں، وہ اتنے شدید نوعیت کے نہیں ہیں کہ اس کی بنیاد پر آپ کو اسقاط حمل کی اجازت دی جائے، ہاں! اگر واقعی آپ کی ذہنی صحت شدید متاثر ہو رہی ہو تو اس صورت میں آپ ماہر دیندار ڈاکٹر سے مشورہ کر سکتی ہیں۔ (الدر المختار مع رد المحتار: 6/429، ط: دار الفکر)

لہذا اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے جس کے قبضہ قدرت میں تمام نفع اور نقصان ہے، حمل کو برقرار رکھیں، جب اللہ جل شانہ اولاد سے نوازے گا تو اس کے سنبھالنے کی طاقت بھی آپ کو عطا کر دے گا اور ہو سکتا ہے کہ یہ آنے والا بچہ آپ کے لیے دنیا اور آخرت میں نفع مند ثابت ہو۔ اللہ پاک آپ کے تمام کاموں میں آسانی اور عافیت والا معاملہ فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ ۱۱

تھا۔ بیت المال کی حفاظت، عوامی حقوق کی ادائیگی اور احتساب کا ایسا نظام قائم کیا جس میں خلیفہ خود کو عام مسلمان کے برابر سمجھتا تھا۔ آپ کے فیصلوں میں نرمی بھی تھی اور ضرورت کے وقت غیر معمولی سختی بھی، مگر ہر فیصلہ خالص اللہ کی رضا کے لیے ہوتا تھا۔

آپ نے شام اور عراق کی فتوحات کی بنیاد بھی اپنے دور میں رکھ دی۔ اگرچہ بڑی فتوحات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوئیں، مگر ان کی منصوبہ بندی اور لشکروں کی روانگی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی کے زمانے میں ہوئی۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نہ صرف فتنوں کو کچلنے والے حکمران تھے بلکہ اسلام کے پیغام کو دنیا تک پہنچانے کا عزم بھی رکھتے تھے۔

مختصر یہ کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت اسلام کی تاریخ کا ستون ہے۔ اگر اس نازک دور میں آپ جیسی ثابت قدم، باایمان اور صاحبِ بصیرت قیادت نہ ہوتی تو امت شدید انتشار کا شکار ہو سکتی تھی۔ آپ کی حکمت، جرأت، دیانت اور اخلاص نے اسلام کو ایک مرتبہ پھر مضبوط بنیادوں پر کھڑا کر دیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ دور ہمیں سکھاتا ہے کہ مشکل ترین حالات میں بھی اگر قیادت اللہ پر کامل یقین رکھتی ہو تو امت کو بکھرنے سے بچایا جا سکتا ہے۔

گاؤں کے مناظر ہمیشہ میرے دل کو چھو لیتے تھے۔ بہتی نہریں، سبزے سے ڈھکی زمین، اور درختوں کی قطاریں جن کے سائے میں وقت بھی جیسے سست چلتا ہو۔

جہاں نہر بہتی ہے دل وہاں ٹھہر جاتا ہے

بشریٰ حفیظ الدین

کراچی جیسے مصروف شہر میں یہ سب مناظر صرف تصویروں، خوابوں یا کتابوں میں ملتے تھے۔

مگر اندر کہیں ایک کشش ہمیشہ رہی۔ فطرت سے جڑنے کی، ہریالی کو دیکھنے کی، سکون کو محسوس کرنے کی۔

پھر ہم لاہور آ گئے۔ یہ شہر اپنے رنگ، اپنی تہذیب، اور اپنے ذائقے کے لیے جانا جاتا ہے، لیکن میرے دل کو جو چیز سب سے زیادہ قریب لگی۔ وہ تھی لاہور کی مشہور نہر۔ وہی نہر جو میرے روزمرہ سفر کا حصہ بنی، جب میں اسکول ٹیچنگ کے لیے نکلتی، تو وہ راستہ اکثر نہر کے ساتھ ساتھ ہوتا۔ گاڑی کی کھڑکی سے باہر جھانکتی، تو نظر آتا بہتا ہوا پانی، درختوں کی چھاؤں، اور آسمان کی نیلگوں چادر میں لپٹا ہوا وہ منظر۔ جو ہر روز نیا لگتا، ہر روز دل کو خوشی دیتا۔ اگرچہ میں عمومی طور پر سفر سے کچھ کوفت محسوس کرتی ہوں، لیکن جب نہر کا راستہ اختیار کرنا ہوتا، تو پورا سفر گویا کسی خوبصورت خیال میں ڈھل جاتا۔

دل پہلے ہی خوش ہوتا کہ اب وہ منظر آنے والا ہے، جو میرے اندر کے سکون سے ہم آہنگ ہے۔ اور ایسا کئی بار ہوا کہ جب دوسرا راستہ بھی ممکن تھا، میں نے پھر بھی نہر والے راستے کو ترجیح دی۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے۔ یہ صرف راستہ نہیں، یہ ایک احساس ہے، ایک خاموش محبت ہے، جو فطرت کے ساتھ جڑ کر دل کو ایک نرم خوشی سے بھر دیتی ہے۔

آج تیس برس گزر چکے ہیں لاہور میں۔ مگر نہر کا وہ منظر، پانی کا وہ بہاؤ، درختوں کی وہ سرگوشی، اب بھی دل کو اسی طرح بھاتی ہے جیسے پہلے دن۔

شاید اسی کو کہتے ہیں:

فطرت سے جڑا ہوا منظر کبھی پرانا نہیں ہوتا۔

وہ ہر بار نیا، ہر بار مکمل، اور ہر بار دل کے بہت قریب ہوتا ہے۔

ماں بننے کی خواہش

آزمائش، صبر اور توکل

نیّر تاباں

ایک مشرقی جوڑے میں شادی کے فوراً" بعد بچہ کی خواہش ہونا فطری ہے، لیکن کبھی کبھی اس نعمت کو پانے سے پہلے کچھ ماہ و سال کا انتظار بھی کرنا پڑ جاتا ہے۔ مرد بھی اس کمی کو محسوس کرتے ہیں لیکن عورت کو بار بار اپنا من مارنا پڑتا ہے، بہت سے ان چاہے سوالوں کا جواب دینا پڑتا ہے۔ جس کا نتیجہ اکثر ڈپریشن کی صورت میں نکلتا ہے۔ یہ تحریر ایسی ہی بہنوں کے لئے ہے۔

دیکھیے، اللہ کے خزانوں میں کسی بھی چیز کی کمی نہیں۔ پھر وہ دے کیوں نہیں دیتا؟ اس کی مصلحت شاید کبھی سمجھ آ جائے، شاید نہ بھی آ پائے۔ لیکن اس بات پر ایمان رکھیے کہ وہ المدبر ہے۔ اس نے ہر کام اپنی بہترین پلاننگ کے تحت پلان کیا ہے۔ شاید وہ ہم سے ماں بننے سے پہلے کچھ بہتر کام لینا چاہتا ہے۔ بچے کی خواہش فطری ہے، لیکن اس پر جوگ لیکر نہیں بیٹھ جانا بلکہ اس وقت کو مثبت طور پر گزارنا ہے۔ امہات المومنین، بالخصوص عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں سوچیں کہ ہزاروں احادیث ان سے مروی ہیں، وقت کے سکالرز کی معلمہ ہیں، پوری سیرت انکی ہمارے سامنے ہیں، لیکن کہیں بھی بچے کا ذکر نہیں۔ بس اپنا کام کیے چلی جا رہی ہیں۔ مانا کہ ہم ایمان کے اس درجے سے کوسوں دور ہیں، لیکن انکے اسوہ میں ہمارے لئے سیکھنے کو بہت کچھ ہے کہ تھیں تو وہ بھی ہماری طرح ایک عورت ہی۔

سب سے پہلی بات تو یہ کہ توکل علی اللہ کے نام پر علاج معالجہ کو بہت دیر تک لٹکاتے نہ رہیں۔ سال ڈیڑھ دیکھ لیا، اسکے بعد بہتر ہے کہ ڈاکٹر کو دکھائیں۔ خواتین بغیر وجہ دوائیں نہ کھاتی رہیں، بلکہ میاں بیوی دونوں ہی معالج کو دکھا کر علاج پر توجہ دیں۔ ہاں، سب کو بتانا ضروری نہیں کہ آپ کس کے پاس جا رہے ہیں، اس نے کیا کہا ہے۔ کمفرٹیبل ہوں تو کہیے، نہیں تو خاموشی رکھیے۔ یہ بات بھی جان رکھیں کہ سب لوگ بدنیتی سے آپکو ماں نہ بننے پر طعنے نہیں دیتے۔ آپکی ساس اگر دادی بننے کی یا نند پھوپھو بننے کی خواہش کرتی ہیں تو ضروری نہیں کہ وہ آپکو باتیں سنا رہی ہیں۔ انکی ایک فطری خواہش ہے جسکا اظہار وہ بے الفاظ میں کر بیٹھتی ہیں۔ متنفر نہ ہوں۔ ہاں دور پار کے لوگ اگر کچھ کہیں تو نرمی سے انکو جواب دے دیں۔

اپنے احساسات کو دبانے کے بجائے اون کیجیے۔ انہیں الفاظ دیجیے۔ مان جائیے کہ یہ چیز آپ کو دکھ دیتی ہے۔ ضرورت سے زیادہ مضبوط بننے کی کوشش بعض اوقات انسان کو زیادہ توڑ دیتی ہے۔ زخم پر پٹی لگا دینے سے وہ ٹھیک نہیں ہوا کرتا۔ پہلے اسکی صفائی کر کے اس پر دوائی لگانی پڑتی ہے۔ اپنے اندر جھانکیے۔ اپنے دکھ کا سامنا کریں۔ چاہیں تو کسی سے کہہ کر دکھ ہلکا کیجیے، حقیقی زندگی میں کوئی مل پائے یا آن لائن۔ کہہ دینے سے بھی دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔

اپنے آپ پر دھیان دیجیے۔ روحانی طور پر بھی اپنی گرومنگ کریں، جسمانی طور پر بھی ایکسر سایز یا واک کو روٹین بنائیں۔ وزن کنٹرول کرنے کی کوشش کریں کیونکہ وزن بڑھ جانے سے بھی پیچیدگی بڑھ جایا کرتی ہے۔

بچے کے بعد ماں کا سونا جاگنا، کھانا پینا، دوستیاں، محفلیں، سب کچھ بچے کے ادر گرد گھومنے لگتا ہے۔ جو وقت ابھی آپکے پاس ہے، اسے فرصت کا وقت گردانتے ہوئے بہترین طور پر گزارنے کی کوشش کریں۔ دنیاوی تعلیم مکمل کرنا چاہیں تو کریں۔ دینی تعلیم سیکھیں۔ اپنی گرومنگ کریں۔ پہننے اوڑھنے میں، بات کرنے میں، چلنے پھرنے، ہر چیز میں اپنی اصلاح۔۔ کیونکہ کل کو دو چھوٹی چھوٹی آنکھیں آپکو اپنا رول ماڈل بنانے والی ہیں۔ اپنے لئے کچھ گولز بنا کر رکھئے، اور انہیں مکمل کیجیے۔ کتابیں پڑھنے کا وقت بعد میں کم کم ملا کرتا ہے، اور جب آپ پڑھتے ہیں تو بچوں کی کتابیں بچوں کو پڑھ پڑھ سناتے ہیں۔ ابھی وقت ہے کہ مطالعہ کا ایک وقت مختص کیجیے۔

مدرز ڈے آپ کے لئے تکلیف لیکر آیا کرتا ہے، میں سمجھ سکتی ہوں۔ تو بجائے کہ بازار جا کر، یا ٹی وی لگا کر ساری سیلیبریشنز دیکھیں، اور آنسو پیتی رہیں، اپنے گھر کوئی چھوٹی سی دعوت رکھ لیں۔ یا دو تین سہیلیوں کیساتھ کہیں نیچر میں نکل جائیں۔ اپنی امی، ساس، نانی دادی، جو بھی موجود ہیں، ان سے بات کریں۔ انہیں بتائیں کہ وہ آپکے لئے کیا ہیں، انکی دعائیں سمیٹیں۔ (میں مدرز ڈے منانے کی ترغیب نہیں دے رہی لیکن ایسی خواتین کو جانتی ہوں جو مدرز ڈے پر بہت اداس ہوا کرتی ہیں۔ اگر آپ ان میں سے ہیں تو خود کو یوں اداسی سے نکالیے)

ماں بننا آپ کی کوکھ سے ہوتا ہے، لیکن ممتا کا تعلق روح سے ہے۔ ممتا نچھاور کرنے کے طریقے ڈھونڈتی رہیئے، چاہے اپنے بھانجوں بھتیجوں پر، چاہے کوئی جانور پال لیں، چاہیں کسی پاس پڑوس کے بچوں کو تھوڑی دیر لے آئیں کہ انکی مدد ہو جائے اور آپ کے دل کو تسکین مل پائے۔

والنٹیئر کریں۔ یہ بہت اہم ہے۔ کسی کی مدد کر کے نیکی کی خوشی کا احساس ملتا ہے، زندگی کا مقصد ملتا ہے۔ بعض اوقات مالی طور پر خود سے کمتر لوگوں کو دیکھ کر یا انکی نجی زندگی کا احوال سن کر یہ احساس ہوتا ہے کہ اللہ نے ہمیں کتنا فضل اور رحمت میں رکھا ہوا ہے۔ آپ نت نئے لوگوں سے ملتے ہیں۔ تیار ہو کر کہیں جاتے ہیں، مفت کسی کی مدد کرتے ہیں، یہ سب چیزیں ایک طرف آپکا اعتماد بڑھاتی ہیں، دوسری طرف ڈیپریشن کو دور بھگا کر آپ کو خوشی دینے کا سبب بنتی ہیں۔

اس سب کیساتھ ساتھ تنہائی کے وقتوں کی دعائیں۔مانگیں! شرمائے بغیر مانگیں۔یہ مت کہیں کہ اگر بہتر ہے تو دے دیں۔کہیں کہ اللہ! مجھے صحت دیجیے،طاقت دیجیے،اور میری گود ہری کر دیجیے۔آپ کے کن کے محتاج ہیں بس۔ یاد رہے کہ دعا اللہ سے گزارش ہے،اسکو مشورہ یا حکم نہیں۔وہ مانگے جو آپ چاہتے ہیں،لیکن اللہ کی رضا پر پورے دل سے راضی رہیے۔میری طرف سے دعائیں اور جادو کی جپھی،آپ معاشرے کی ایک اہم فرد ہیں،اور کسی سے کسی طور کم نہیں۔۔۔۔سر اٹھا کے جیئیں،مسکرا کے جیئیں۔محبت!

نیت اور حکمت

عاصمہ بِنت شریف

تھوڑا سا گندھا ہوا آٹا نیچے گرا تو میں نے اٹھا کر چڑیوں کو ڈال دیا۔

وہ پانچ منٹ میں سارا چٹ کر گئیں اور مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ چڑیاں آٹا اتنے شوق سے کھا لیتی ہیں پھر کیا تھا میں نے صبح شام چڑیوں کو گندھا ہوا آٹا ڈالنا شروع کر دیا باجرہ چھوڑ کر چڑیوں نے بھی بڑی رغبت سے آٹا کھانا شروع کر دیا۔۔۔!!

کوئی تین چار دن گزرے ہوں گے تو صحن کا منظر یہ تھا چڑیاں درخت پر کم بیٹھی نظر آ رہی تھیں کوئی گھر کے کسی کونے میں پر پھولا کر بیٹھی ہوئی تھی تو کوئی کسی کونے میں کوئی سیڑھیوں پر بیٹھی آخری سانسیں لے رہی تھی۔۔۔!!

تب بابا جان حیات تھے وہ چڑیوں کو بیمار اور مرتا دیکھ کر حیران ہو رہے تھے کہ انکو کیا ہوا اچانک انکی نظر درخت کے پاس رکھے ہوئے آٹے پر پڑی تو مجھ سے پوچھا اتنی سردی میں انکو آٹا کیوں ڈالا؟ میں نے بڑے فخر سے اپنی کارستانی سنائی بابا جان میرا کندھے تھپتھپا کر بولے "شاباش میرا پتر شاباش بڑا چنگا کم کیتا ای" میں حیرانگی سے انکا چہرہ تکنے لگی کیوں کہ مجھے بابا کا لہجہ ستائش سے زیادہ طنزیہ لگ رہا تھا پھر بابا جان نے سمجھایا بیٹا چڑیوں کو آٹا ڈالنے کی وجہ سے یہ بیمار ہوئیں مسلسل کچا آٹا انکے معدے میں جم گیا اور ان کے لیے زہر ثابت ہوا جس کی وجہ سے انہوں نے مرنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔!!

آج چڑیوں کو دانہ کھاتے دیکھ مجھے وہ واقعہ یاد آ گیا اور میں سوچنے لگی کہ کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے کہ ہماری نیت تو کسی کے ساتھ نیکی کرنے کی ہوتی ہے مگر ہمارا طریقہ غلط ہوتا ہے ہم نیکی کی بجائے اسکا نقصان کر دیتے ہیں اور اگلا انسان ہماری نیت نہیں جان پاتا اور ہمیشہ کے لیے بدگمان ہو جاتا ہے اور ہم اسکی نظروں میں خیر خواہ کی بجائے دشمن بن جاتے ہیں۔۔۔۔۔!!

ماہِ دسمبر شادی کا موسم

رقیہ بنت عطاء اللہ

دسمبر جہاں سال کا اختتامی مہینہ ہے، اپنے ساتھ بہت ساری یادیں لیے ہوئے، وہاں اس کو شادی کی موسم کا مہینہ بھی کہا جائے تو بے جانہ ہو گا۔ اللہ ربّ العزت کی طرف سے یہ ماہ و سال اور دن ہمارے پاس امانت ہیں لہٰذا ہمارے اوپر اس اعتبار سے ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اللہ کی نافرمانی سے بچتے ہوئے ہم اپنی زندگی بسر کریں چاہے خوشی کا موقع ہو یا غمی کا، ہر حال میں اللہ کے احکام کو ترجیح دینی ہے، اللہ کی رضا کو ہر کام میں مقدم رکھنا ہے۔

آج ہم اسی شادیوں کے موسم میں اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کی ہونے والی نافرمانی کے متعلق اپنا احتساب کریں گے کہ ہم مسلمان ہونے کے ناطے کتنا خیال رکھتے ہیں اور ہمارے عمل سے کتنی حضور ﷺ کی اطاعت و محبت جھلکتی نظر آتی ہے؟ کیوں کہ رسول ﷺ کی اطاعت میں ہی رب تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ سب سے پہلے ہم اسلامی طریقۂ شادی ذکر کریں گے کہ اسکا کیا طریقہ ہے۔

شریعتِ مطہرہ نے شادی کو آسان بنایا ہے، کم خرچہ میں نکاح کو باعثِ برکت قرار دیا گیا ہے۔ آپس میں رشتہ پکا ہونے کے بعد سنت کے مطابق سادگی کے ساتھ نکاح و رخصتی اور دوسرے دن ولیمہ کرنا شامل ہے جو کہ تمام غیر شرعی رسومات سے پاک ہو۔ ولیمہ میں اپنی استطاعت کے مطابق دعوت کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اب ہم اسکا موازنہ آجکل کی ہونے والی شادی میں خوشی کے نام پر کی جانے والی غیر شرعی رسومات سے کرتے ہیں جو کہ باطل مذاہب سے لی گئی ہیں۔

موجودہ زمانے میں غیر شرعی رسوماتِ شادی:

آج کل بہت ساری رسومات ایسی ہیں کہ جو ارمان، خوشی وغیرہ کے نام پر کی جاتی ہیں، اوپر سے غضب یہ کہ اس کے بغیر شادی، خوشی ہو ہی نہیں سکتی بلکہ کچھ لوگ یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ اگر یہ رسمیں گناہ ہیں تو پھر شادی کرنا بھی گناہ ہوا۔ یہ دین سے دوری کا نتیجہ ہے۔

اب ہم انہی رسومات کے ذکر کی طرف آتے ہیں۔

1: دولہے کو سہرا باندھنا۔ یہ کفار کی رسم ہے۔

2: مہر بہت زیادہ مقرر کرنا خلاف سنت ہے کہ جو دولہا ادا ہی نہ کر سکے۔

3: مروجہ جہیز: چونکہ یہ رسم محض دکھلاوا ہے، پھر اس کیلئے قرض لے کر یا پوری عمر جمع کر کے دیا جاتا ہے، اس کے علاوہ بھی کئی مفاسد ہیں جن کی بنا پر ممنوع ہے۔

والدین استطاعت رکھتے ہیں تو بیٹی کو بقدرِ ضرورت صلہ رحمی، ہدیہ کی نیت سے ضروری اشیاء دے سکتے ہیں، اس کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ شادی کے وقت ضروری سمجھ کر نہ دیا جائے بلکہ بعد میں دے دیں۔ اس ہدیہ/صلہ رحمی کی بہترین صورت یہ بھی ہے کہ بیٹی کے نام کوئی ملکیت جیسے زمین یا مکان وغیرہ کر دیا جائے یا پھر انہی پیسوں سے بیٹی/بیٹا کے حج/عمرہ کا انتظام کر لیا جائے۔

4: رسمِ حنا: یہ بطورِ رسم کی جاتی ہے، جس میں خواتین کا جمع ہونا، ناچ، گانے، بے پردگی وغیرہ اور پھر نام سنت کا دیا جاتا ہے۔

5: مایوں: یہ بھی ہندوانہ رسم ہے، اس میں پیلا جوڑا پہننا، بال کاٹنا وغیرہ یہ سب کفار کی رسمیں ہیں جو کہ تشبہ بالکفار کی وجہ سے ممنوع ہیں۔

6: ڈھولکی: یہ بھی آج کے جدید زمانے کی عجیب رسم ہے جس کا غیر شرعی ہونا ظاہر ہے۔

7: مروجہ نیوتہ: یہ رسم بھی بدلنا لازم ہے کہ واپس دینے کی وجہ سے قرض کے زمرے میں آتی ہے اور کہیں پر بڑھا کر لوٹانے کا رواج ہے جو کہ قرض کے ساتھ ساتھ سود بھی ہوا۔

8: تصاویر یا مووی وغیرہ بنوانا اور دلہن کی مووی ایک غیر محرم مرد سے بنوانے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کی جاتی جو کہ شرعاً ممنوع ہے اور شرفاء کی شرافت کے خلاف بھی۔

9: ناچ گانا وغیرہ بھی رب کے ممنوع شدہ کاموں میں سے ہے۔

10: قوالی: آج کل قوالی نائٹ کا فیشن بھی عروج پکڑ رہا جبکہ اس میں بھی آلات موسیقی کا استعمال ہوتا ہے، بے حیائی پر مبنی جملے اور شرکیہ عقائد ہوتے ہیں، اس کا سننا شرعاً حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ البتہ اس میں آلاتِ موسیقی وغیرہ نہ ہوں تو پھر گنجائش ہے لیکن ضروری سمجھ لینا کہ ایک رسم بن جائے، یہ ممنوع ہے۔

11: بے پردگی: شادی میں مرد و زن کا اختلاط یا پردہ دار خواتین کا تیار ہونے کے بعد بے پردہ گھر سے نکلنا کہ تیار ہوئے ہیں تو برقع کیسے پہنیں؟

اللہ سے دعا ہے کہ توفیقِ عمل مع استقامت دے۔ آمین

چھ مختلف مزیدار سلاد کی ترکیبیں

عائشہ نعیم

1. کھیرا - ٹماٹر کا سلاد

اجزاء:

کھیرا، کٹا ہوا۔ ٹماٹر، کٹا۔ 1/2 گاجر، کٹی ہوئی۔ 1/2 پیاز، باریک کٹی ہوئی۔ 1 چمچ لیموں کا رس - 1/2 چائے کا چمچ کالا نمک - 1/2 چائے کا چمچ چاٹ مسالہ (اختیاری) - 1 چمچ کٹا ہوا دھنیا

طریقہ:

- تمام اجزاء کو ایک پیالے میں مکس کریں۔ - لیموں کا رس، کالا نمک اور چاٹ مسالہ شامل کریں۔ - دھنیا کے پتوں سے گارنش کریں۔

2. انکرت شدہ مونگ دال کا سلاد

اجزاء:

- 1 کپ انکری ہوئی مونگ کی دال - 1/4 کپ کٹی پیاز - 1/4 کپ کٹے ہوئے ٹماٹر - 1/4 کپ کٹی ہوئی کھیرا - 1/4 کپ انار کے بیج - 1 ہری مرچ، کٹی ہوئی - 1 چمچ لیموں کا رس - 1 چائے کا چمچ چاٹ مسالہ - 1/2 چائے کا چمچ کالا نمک

طریقہ:

- تمام اجزاء کو ایک پیالے میں مکس کریں۔ - لیموں کا رس، چاٹ مسالہ، اور کالا نمک شامل کریں۔

3. پھل اور پنیر کا سلاد

اجزاء:

- 100 گرام پنیر، کٹا ہوا - 1 سیب، کٹا ہوا - 1 کیلا، کٹا ہوا - 1/2 کپ انگور - 1/2 کپ انناس، کٹا ہوا - 1 چمچ شہد - 2 چمچ دہی - 1/4 چائے کا چمچ کالی مرچ پاؤڈر - نمک حسب ذائقہ

طریقہ:

- تمام اجزاء کو ایک پیالے میں مکس کریں۔ - دہی، شہد، کالی مرچ، اور نمک کے ساتھ ڈریسنگ تیار کریں۔ - پھل اور پنیر پر

ڈریسنگ ڈالیں۔

4.چنے کا سلاد

اجزاء:

-1 کپ ابلے ہوئے چنے-1/4 کپ کٹی پیاز-1/4 کپ کٹے ہوئے ٹماٹر-1/4 کپ کٹی ہوئی کھیرا-1 چمچ لیموں کا رس-1 چمچ زیتون کا تیل-1 چائے کا چمچ چاٹ مسالہ-نمک حسب ذائقہ-2 چمچ کٹا ہوا دھنیا

طریقہ:

-تمام اجزاء کو ایک پیالے میں مکس کریں۔-لیموں کا رس، زیتون کا تیل، چاٹ مسالہ اور نمک کے ساتھ ڈریسنگ تیار کریں۔-چنے اور سبزیوں پر ڈریسنگ ڈالیں۔

5.کڈنی بین-چاول کا سلاد

اجزاء:

-1/2 کپ ابلے ہوئے چاول-1/2 کپ ابلی ہوئی گردے کی پھلیاں-1/4 کپ بھنی ہوئی کالی مرچ، کٹی ہوئی۔-1/4 کپ سویٹ کارن۔-1 چمچ کٹے ہوئے پودینے کے پتے۔-1 چمچ لیموں کا رس۔-1/2 چائے کا چمچ کالی مرچ پاؤڈر۔-نمک حسب ذائقہ

طریقہ:

-تمام اجزاء کو ایک پیالے میں مکس کریں۔-لیموں کا رس، کالی مرچ اور نمک شامل کریں۔

6.آلو چاٹ سلاد

اجزاء:

-2 ابلے ہوئے آلو، کٹے ہوئے۔-1/4 کپ کٹی پیاز۔-1/4 کپ کٹے ہوئے ٹماٹر۔-1 چمچ املی کی چٹنی۔-1 چائے کا چمچ ہری چٹنی۔-1/2 چائے کا چمچ زیرہ پاؤڈر۔-1 چائے کا چمچ چاٹ مسالہ۔-2 چمچ سیو (گارنش کے لیے)۔-1 چمچ دھنیا کے پتے (گارنش کے لیے)

طریقہ:

-تمام اجزاء کو ایک پیالے میں مکس کریں۔املی کی چٹنی، ہری چٹنی، زیرہ پاؤڈر، اور چاٹ مسالہ شامل کریں۔-سیو اور دھنیا کے پتوں سے گارنش کریں۔